قصیدہ

مدح اعلیٰ حضرت فلک رفعت ہز ہائینس کرنیل سر نواب
محمد حامد علی خان بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ فرمانروا
دار السرور رامپور دام اقبالکم

باغ عالم مین بہار آئی سی لیے نورِ سحر
چاند سورج کی ہے جیسے کوئی دنیا آباد
ہوگیا سایہ ہر اک نخل چمن کا کافور
نہ اُٹھی گرد کہین سے نہ کہین خاک اُڑی
ملتی جلتی سی ہے کچھ کیفیت لیل و نہار
دھوپ کی تیزی مٹی چاندنی کا روپ بڑھا
کیسی پھوٹی ہے زرِ گل سے کرن سورج کی
اثر نشو و نمانے یہ ترقی کی ہے
لالہ بنکر جو اُگے وہ تو اُگے پتھر سے

چاندنی کا جو کھلا پھول تو سورج بن کر
ذرے ذرے مین نظر آتے ہین یون شمس و قمر
دوڑ دھوپ ایسی نہ کرتا تھا کبھی نورِ سحر
اور اُڑی بھی تو چمن زار سے شبنم بنکر
رات ہے دن کی طرح۔ شام ہے ہمرنگ سحر
شب مہ دن سے سوا۔ دن شبِ مہ سے بڑھکر
کھل کے ہر پھول بنا شکل گریبان سحر
ساتھ ہی نخل اُگے۔ پھول کھلے۔ آئے ثمر
ہوگا پیدا نہ کبھی سنگ مین لعلِ احمر

بوے گل سے اُٹھی طوفان اُٹھاتی ہر موج — صورتِ رنگِ شفق پھیل گئی گردون پر

اُگتے ہی جوش سے اونچے گئے اشجارِ چمن — سایہ گردون پہ گرا کاہکشان بن بنکر

برگِ گل پر ہے لبِ لعل حسینان کا گمان — ثمر سرخ ہین شاخون مین کہ لعلِ احمر

شاہدِ گل کے تبسم نے گرائی بجلی پہ — آشیانے سے اُٹھے بلبلِ شیدا کے شرر

مہر کی کیون گل خورشید کی جانب ہی نگاہ — چاند کیون لوٹ ہوا چاندنی کے پھولون پر

ہر روش پر ہے حسینانِ چمن کا جھرمٹ — بھاگی جاتی ہے خزان آج اُٹھائے بستر

بادۂ صاف ہے شبنم تو صبا ہے ساقی — شاخین ہین جام بکف پھول بنے ہین ساغر

راہ تکتی ہے کھڑی شوق مین نرگس بیخود — سرو پہلے سے ہے باندھے ہے پئے تعظیم کمر

ہمہ تن چشم ہے نرگس ہمہ تن گوش ہین گل — آمد آمد کی ہے یہ کس چمن آرا کی خبر

کس کے دیدار کی حسرت مین یہ ہے بیتابی — شوق مین کیون گرے پڑتے ہین درختون کے ثمر

متحیر متعجب نگران مین ہر سو — کبھی اِس گل کا خیال اور کبھی گلشن پہ نظر

اتنے مین اِک بتِ آشوبِ زمان فتنہ دہر — مسکراتا ہوا آگے مرے آیا۔ بڑھکر

کرکے چار آنکھین کہا مجھ سے ترا حال ہی کیا — کس شش و پنج مین ہے کسلیے تو ہی ششدر

خیر ہے کسلیے سکتہ ہے تجھے کہہ تو سہی — دیکھتا کیا ہے تو آئینۂ حیرت بنکر

دیکھتا ہے مجھے کیون گھور کے یہ بات ہی کیا — مجھپہ کیون پڑتی ہے حیرت زدہ آ آکے نظر

جانتا ہے مجھے مین کون ہون کیا ہی مرا نام — جان لے اب نہین پہچانتا مجھکو تو اگر

شہرہ ہے تیری فصاحت کا جہان مین ہر سو — رفتہ رفتہ کہین سُن پائی یہ مین نے بھی خبر

جستجو تیری مجھے لائی یہان تک آخر — بن گیا شوق ترا راہِ طلب مین رہبر

اک جہان سے ہے نرالا ترا انداز بیان | جان دیتے ہین سخن فہم تری شوخی پر
نثر رنگین پہ ترے صدقے ہو گلشن کی بہار | نظم شیرین پہ فدا تیرے نبات و شکر
شکر صد شکر ہوئی آج ملاقات نصیب | مضطرب تھی مین تجسس مین ترے آٹھ پہر
ہے جہان کے شعرا کو تو تری فکر و تلاش | اور تری فکر حضوری مجھے دن بھر شب بھر
سُن مرا نام - مین ہون - مدحتِ عالی اسکی | جسکی توصیف سے ہے امکان بشر سے باہر
پست ہے فکر سخن - تنگ زمین شعر کی ہے | وصف نواب فلک جاہ بیان ہو کیونکر
نام مین اسکے ہے حامد سے علی کی ترکیب | کام مین اسکے ید اللہ کی قوت مضمر
حامی دین نبی پاک نفس پاک نہاد | نیک خو نیک صفت نیک دل و نیک سیر
فلک فضل و کمالات کا روشن خورشید | اوج اقبال و حکومت کا درخشندہ قمر
برج اشفاق و عنایات کا تابان کوکب | لطف و احسان کے دریا کا چمکتا گوہر
ابر نیسان عطا جان سخا - کانِ کرم | دستگیر غربا اور مسافر پرور
رزم مین دیکھو تو روباہون مین جیسے ضیغم | بزم مین دیکھو تو جس طرح ستارون مین قمر
علم مین - حلم مین - ہمت مین سخاوت مین کوئی | نظر آتا نہین آفاق مین اس کا ہمسر
تھے بڑے بخت ترے - تھی بڑی قسمت تیری | آئی مین پاس ترے دور سے خود ہی چلکر
قصہ کوتاہ مری عرض ہے اتنی تجھ سے | موجب فخر ہے مداح تو اس کا ہو گر
لے قلم ہاتھ مین قرطاس اُٹھا بسم اللہ | لکھ ثنا اس کی جو ہو حد ثنا سے باہر
سعی کا میرے ذریعہ ہو ستایش تیری | کیا عجب کھولدے خالق ترے مقصود کا در
دل کو ڈھارس سی بندھی اُسکی جو تقریر سُنی | آگیا مطلع برجستہ یہ میرے لب پر

مطلع

جھوٹون کرے جو اشارہ نگہ فیض اثر
جوشش سیل سے صحرا مین بہے آب گہر

جس جگہ پاؤن پڑے خاک وہ اکسیر بنے
جس طرف ہاتھ بڑھے دوڑ پڑے دولت و زر

بے ملے مہندی ہوئی سرخ ہتھیلی اُس کی
اسقدر اُسنے دیے ہاتھون سے لعل احمر

عہد بخشش سے نہ دیکھا جو مفر قارون نے
دھنس گیا زیر زمین لے کے وہ گنجینۂ زر

نام کیون عہد مین اسکے کوئی لے حاتم کا
آئے بھولا ہوا افسانہ زبان پر کیونکر

رام پور اسکے کرم سے ہے جہان کا مرجع
رام پور اُسکے قدم سے ہے جنان کا ہمسر

عہد اقدس مین ہوئی بزم سخن کی ترتیب
دور مین آئے مے ناب سخن کے ساغر

عہد والا مین ہوے علم کے چشمے جاری
رام پور آج ہے سرچشمہ ہر فن و ہنر

جمع ہین آج وہ دربار مین عالم فاضل
جمع ہین آج وہ دربار مین ارباب ہنر

ساری دنیا مین نہین جن کا مقابل کوئی
سارے عالم مین نہین جنکا کوئی بھی ہمسر

مین بھی آیا ہون یہان آج دعا دینے کو
وہ دعا ساتھ لیے رہتی ہے ہردم جو اثر

پاس کچھ بھی نہین رنگینی مضمون کے سوا
مین کہان پاؤن نچھاور کے لیے لعل و گہر

فرق اقدس پہ رہے تیرے خدا کا سایہ
ظل دامان مبارک رہے میرے سر پر

روز نو روز ہو ہر روز مسرت مین تجھے
خورمی مین سحر عید ہو ہر ایک سحر

آستانے سے ترے مجکو ملے داغ جبین
سجدے پر ہم کو مبارک ہون در دولت پر

قصیدہ معہ تاریخ خطاب جی۔سی۔آئی۔ای۔ بندگان خداوند نعمت
جمشید صولت گردون جناب ہلال رکاب صاحب عالم و عالمیان
فیاض زمان قدردان شعرا عدل فرما اعلیحضرت ہز ہائینس میجر
نواب محمد حامد علیخان بہادر رشک جی۔سی۔آئی۔ای فرزند
دلپذیر دولت انگلشیہ فرمانروائے رام پور ادام اللہ ملکہم واقبالہم

خورم و خوش پھرتے ہین پیر و جوان رامپور
عیش و عشرت ہے پئے خورد و کلان رامپور

مثل نور و نار ہے فرق زمین و آسمان
آٹھون خلدون مین نہین کچھ بھی بسان رامپور

دیکھکے رضوان سے دوزخ مثل شیطان لعیم
خلد پر جسکو نہو وہم و گمان رامپور

دانش اسکندری لقمان کو حکمت سکھلائے
خضر کو رستا بتائین رہروان رامپور

جیت کیسی ہار سمجھے کاش ہو اسفندیار
جان پر کھیلین وہ ہین رستم ولان رامپور

رات دن کیونکر نہو آرام کیون تکلیف ہو
رنج اڑانے والا ہے راحت رسانِ رامپور

دوسرے مطلع سے تا مقطع مضامین ابجن ایک
بہر نذر در گہرِ نوشیروانِ رامپور

مطلع دوم

حبذا نوابِ عالی دودمانِ رامپور
مرحبا سلطانِ والا خاندانِ رامپور

مطلع سوم

جم حشم نواب ہین نام و نشانِ رامپور
حضرتِ حامد علیخان مرزبانِ رامپور

اشعار مدح ممدوحِ عالم

بندہ پرور کون ہے مثلِ خداوندِ نعم
ہر طرف والے ہین ریزہ چینِ خوانِ رامپور

مرحبا صد مرحبا ایجادِ طبعِ بہرہ بخش
میزبان ایک اور لاکھون میہمانِ رامپور

بلبلانِ صدرہ ہین یا حاجبانِ بارگاہ
گلستانِ صدرہ ہے یا بوستانِ رامپور

پاے اقدس نے سراسر بخشا پارس کا خواص
آئینہ ہے فیضِ سنگِ آستانِ رامپور

ہیبتِ دربار سے ظالم اٹھا سوے کرم
اور ہے روے زمین پر آسمانِ رامپور

سطوتِ مالک عجب صولت ہوئی ہے ہر ملک
شوکتِ سرکار نے فرمائی شانِ رامپور

چشمِ روزن سے اشارہ کرتی ہے خوبیِ قلعہ
جب مکین ایسا تو ایسا ہے مکانِ رامپور

ہند کو ہین وردِ لب وصافِ عدل سے عدیل
کچھ نہین موقوف اورادِ زبانِ رامپور

ذات عالی کے ہین اوصاف معلیٰ ہو بہو
داستانِ واقعی ہے داستانِ رامپور

دل تو پھر کم جان سے افزون ہین خاقانِ زمن
دل تصدق ہے اگر صدقے بھی جانِ رامپور

اس طرح گلشن مزاجی پر ہزارون ہین نثار
عندلیبانِ بہارِ نغمہ خوانِ رامپور

وجہ سرسبزی ہوا یہ عہد سرسبزی کا عہد
نیخزان ٹھہری بہارِ جاودانِ رامپور

لوگ کہتے ہین سُنے گا کون یون محکوم کی
کیا مبارک ہے سلامت حکمرانِ رامپور

رعب سے اعدا ہرن ہوتے ہین مثلِ گوسفند
دابِ سلطانی سے ہے شیر نیستانِ رامپور

پاسے بوسانِ خلافت سرگرینگے صفہان
قبضۂ قدرت مین صمصام روانِ رامپور

کیا سبب کیسے شوار شاد مصری کی ڈلی
خسرو ذی رتبہ ہین شیرین بیانِ رامپور

آفرین صد آفرین اے بانیِ امن و امان
قابلِ تعریف ہے امن و امانِ رامپور

جی سی آئی ای سے بخشا فخر شاہنشاہ نے
ماشاء اللہ رتبۂ شاہ زمانِ رامپور

فارسی مصرع مین ہے تاریخ اعزازِ خطاب
جی سی آئی ای شدہ صاحبقرانِ رامپور
١٣٢٥ھ

ملتجی ہوتا ہے میکولال عشرت لکھنوی
عیش حاصل ہو برائے مدح خوانِ رامپور

شاہ بھی مجھ بینوا کی پرورش فرمائینگے
بینوا پرور ہوے جملہ شہانِ رامپور

بخشیے ماہانہ کچھ مین ہون گدائے لکھنؤ
ظلِ سبحانی ہین شاہ قدردانِ رامپور

راجۂ فخرِ بلاری کا ہے احسان عظیم
باریابی کو جو مجھے لائے میانِ رامپور

خدمت مخدوم عالم کا شرف حاصل رہے
شاعرون مین ہون مثال خادمان رامپور

دولت واقبال عمرو سلطنت ہو جاودان
چاہتا ہون مین بھی مثل ساکنان رامپور

رحم و قہر خسروی سے تلخ و شیرین کام ہون
دشمنان رامپور و دوستان رامپور

نذر سخن گذرانیدۂ خیر سگال میکو لال عشرت ورپریمی لکھنوی شاعر فارسی و اُردو بھاشا قوم کایستھ سریواستو یہ کھرے وظیفہ دار سرکار فیض آثار عالیجناب راجہ کشن کمار بہادر وقار اسپشل مجسٹریٹ و رئیس اعظم ریاست سہسپور بلاری ضلع مرادآباد و شاگرد جناب عزیز لکھنوی و جناب جلال لکھنوی

۷۸۶

لَا فتیٰ اِلّا علیؑ لَا سیف اِلّا ذوالفقار

قصیدہ بشانِ عالیجناب نواب حامد علیخاں صاحب بہادر والیٔ ریاست رامپور مد ظلہٗ

قصیدہ

یا علیؑ دل جانبِ حامد علیخاں میرود — رہبری کن تشنہ سوئے آبِ حیواں میرود

کیست آں حامد علیخاں۔ تاجدارِ رام پور — از طفیلش در ریاست کارِ ایماں میرود

غنچہ را زر بخشد و گل را دہد رنگِ شگرف — چوں نسیمِ فیضِ او سوئے گلستاں میرود

نسبتِ خطِ کفش با موجِ دریا چوں کنم — تر بتر از شرمِ فیضش ابرِ نیساں میرود

میشود ذرہ درم از نقشِ پائش مرحبا — وز نگاہش ژالہ ہچو دُرِ تاباں میرود

خلد شد سبزہ بپاسش دوزخے شد دودکش — بہرہ ور ہر نیک و بد از فیضِ ایواں میرود

شرحِ جودش گر کنم تا کے کنم ہم چہ کنم — خوش ز خوانِ شکرش مورِ سلیماں میرود

شیرِ شرزہ میشود غائب بخواب از ہیبتش — در پناہش بز براہِ گرگ شاداں میرود

نیست دستِ فہم را تا اوجِ جاہش دستگاہ — از شکوہش عقل را سر در گریباں میرود

گرچہ ہست آں ازرہِ دولت رئیسِ رامپور — حالِ او در شان و شوکت مثلِ شاہاں میرود

نکہتِ بادِ بہارِ خُلقِ طبعِ پاکِ او — صورتِ روحِ رواں در ہر دل و جاں میرود

نیست آساں در چمنہائے ثنائش سیرہا — از خجالت سرنگوں کلکِ ثنا خواں میرود

در مدیحش اختصارِ شعر چنداں عیب نیست — طولِ گفتن ناگوارِ طبعِ یاراں میرود

ایں قصیدہ در قصائد ہچو جاں در کالبد — چو کتاب از نکتہ اش کارِ فصیحاں میرود

از زبانش نیست ممکن وصفِ شاہِ رامپور
کوثری ہر چند دریں فن چو حساں میرود

المُصنّف خاکسار کوثری شاہ عفی عنہ

(مطبوعہ ریاض ہند امروہہ)

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار ہ

قصیدہ بشان عالیجناب نواب حامد علیخاں صاحب بہادر والئے ریاست رامپور دام اقبالہم

قصِیدَہ

فخر ہے صد فخر ہے بلکہ شرف ہے صد ہزار
مجلسِ حامد علیخاں میں جو ہو جاؤں شمار

اے خوشا طالع کہ دیکھوں تختِ شاہِ رامپور
اور ہو جاؤں فدا پھر گرد پھر کے سات بار

شہر اُس فیاض کا ہے آجکل وہ فیض گاہ
مجھ سے مفلس بھی وہاں جا کر ہوئے ہیں مالدار

اِک اشارہ گر وہ فرمائے نگاہِ لطف سے
دُور ہو جائے مری سب گردشِ لیل و نہار

اُسکی ہمت سے غریبوں کو ہے تسکینِ قلوب
اُسکی غیرت سے امیروں کا ہے سب عزّ و وقار

اُسکے آئین و قوانیں کا ارسطو ہے مُعترِف
اُسکی حکمت سے فلاطوں نے لئے نُسخے ہزار

اُسکے اندازِ امیری سے گدا تیمور ہے
مانتا ہے اُس کی ہیبت نادرِ ہیبت مدار

اُس کے پنجہ سے شکستہ رُستمِ دستاں ہُوا
اُسکی بخشش پر جوانمردی ہے حاتم کی نثار

مہرِ گردوں کیوں لئے پھرتا ہے جاروبِ شعاع
اے معاذ اللہ ہو اُس کے در پہ کیوں خاشاک و خار

جامِ جم خشتِ خُمِ مے کیوں ہو اُسکی بزم میں
پیروِ شرعِ نبیؐ ہے وہ نہیں ہے بادہ خوار

وہ عزادارِ حُسینؑ ابنِ علیؑ ہے واہ واہ
خود اُٹھاتا ہے عَلَمِ عباس کا وہ خوش شعار

آبرو نوّاب کی ہو دین و دنیا مین زیاد
حیدرِ کرّار کے دَر کا ہے عبدِ خاکسار

تازہ تازہ مجلسِ ماتم کا اُسکو شوق ہے
مرثیہ خوانوں کی خاصی ہے سبیلِ روزگار

ذاکر و زوّار و سادات و فقیہہ و مجتہد
جمع دسترخوان پر رہتے ہیں اُس کے بیشمار

شُہرتِ جُودِ اُسکی سُنکے روز و شب لاہور میں
کوثری بھی اُسکے فیضِ در کا ہے اُمیدوار

المُصنّف خاکسار کوثری شاعر عفی عنہ

(ریاض ہند پریس امرتسر)

قطعہ

تجھے زیبا لقب ہے سروری کا　　مجھے شایاں سخن ہے بے زری کا
تو ہے رشکِ غیاث الدین سلطاں　　مجھے ہے فخر حاصل انوری کا
جنابِ عالیہ کا تجھکو صدقہ　　ذرا احوال سُن لے کوثری کا

راقم خاکسار کوثری شاعر حال وارد رامپور